سوال

(154) ریزگاری میں اضافے کا جواز؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدالفاضل الجلیل حضرت الاستاذ مولانا شیخ الحدیث صاحب/مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :

میرے پاس ایک استفتاء آیا ہوا ہے کہ ریزگاری کی مصیبت آج کل بہت ہے حتی کہ بچارے غرباء اپنی ضرورتیں پوری نہیں کرسکتے ایسی حالت میں،بجائے اس کے ان بچاروں کی ہمدری کی جائے وہ لوگ کہاں تک صحیح راہ پر ہیں جوریزگاری میں اپنا دھندا کررہے ہیں وریپہ لے کرپندرہ آنے یاچودہ آنے واپس کرتے ہیں۔ میرے نزدیک تویہ انسانیت اوراخلاق ومروت کے خلاف ہے کہ اس غریب مصیبت کامرا خود پریشان ہے اس کواورچوس کرظلم کی جائے اگراس کوبھی سود نہی کہاجائے توکیاہے۔ مولاناامرتسری کے والد محترم اس کے جواز کے قائل ہیں جناب اس میں اپنی کارائے عالی رکھتےہیں؟اوراس کے مفصل دلائل کیاہیں؟مفتی (اعظم) بھی اسی طرف ہے جوکہ مولاناامرتسری کاخیال ہے۔آپ جلد سے جلد برائے کرم جواب سے سرفراز فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونے اورچاندی کے اندر حرمت ربوااورنسئہ کی حلت ائمہ ثلاثہ امام شافعی مالک احمد کے نزدیک ان کاخلقہ ثمن ہونا ہے اوریہ علت کاغذاوردوسری دھاتوں کےاندر متحقق نہیں ہے جواصطلاحاثمن بنائی گئیں ہیں۔ آج کل موجودہ نئے روپیہ اور نئی چونّی اٹھنی میں محض برائے نام چاندی ہوتی ہے اور غش یعنی : دوسری دھاتیں زیادہ مقدار میں ہوتی ہیں اس لئے یہ مروجہ سکے قطعاچاندی اوردرہم کے حکم میں نہیں ہیں اورجب یہ روپیے چاندی کے حکم میں نہیں ہے تواس کاقائم مقام نوٹ توبدرجہ اولی چاندی کے حکم میں نہیں ہوگا بنابریں موجود روپیہ یانوٹ کے بدلے میں ریزگاری بٹہ کے ساتھ لین اوردین میں شرعا جائز ہےاگروہ ریزگاری پسہ ادھنی اکنی پرانی اور نئی اوردونی پرانی بڑی چونی ہے توبٹہ کے ساتھ تبادلہ کرنے کاجواز بالکل کھلاہواہے۔ کیوں کہ ان میں کسی کے اندرچاندی نہیں ہے اورروپیہ کے اندر محض بڑے نام ہوتی ہے جس کااعتبار نہیں ہے توگویاایک دھات والے سکے (جس میں محض نام کی چاندی ہے) کی بیع دوسری سا اس دھات والوں سکوں کے عوض میں ہوئی جس میں نام کوبھی چاند نہیں اس لئے معاملہ میں کمی بیشی بلاشبہ جائزہوگی اوربٹہ ممنوع نہیں ہوگااوراگریہ ریزگاری نئی چونی اوراٹھنی ہے تب بٹہ کے ساتھ تبادلہ جائز ہوگا کیونکہ جیسا روپیہ ہے ویسے ہی یہ چونیاں اوراٹھنیاں ہیں دونوں عوضوں میں سے ایک بھی چاندی کاسکہ نہیں ہے پس سامعاملہ میں ربو (سود) کاشبہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

ہاں آج کل غیر قدرتی بلکہ جعلی اور مصنوعی قحط کے زمانہ میں ریزگاری کا یہ معاملہ میرے نزدیک بیع مضطر میں داخل ہے اور آنحضرت نے بیع مضطر سے منع فرمایا۔ ابوداوٗد شریف میں ہے : خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، -أَوْ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : قَالَ ابْنُ عِيسَى : هَكَذَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ- قَالَ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ، وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذَلِكَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى { وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ } [البقرة : 237] وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ «وَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ، وَ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ»

یقینا اسلام ضرورت مندوں کی ضروت اور مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے کی اجازت نہیں دیتا۔ پس ریزگاری کا موجودہ کاروبار اس قابل ہے کہ اس کو سختی سے روکا جائے۔ واللہ اعلم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 332

محدث فتویٰ